تمام حصوں کے آغاز میں حکیم محمد سعید صاحب کا پیش لفظ جس میں علی الخصوص یہ بتایا گیا ہے کہ اس سلسلہ "نونہال دینیات" کو سابق ریاست حیدر آباد دکن کے اسکولوں میں مروجہ نصاب کو سامنے رکھ کر مرتبین نے نئی شکل میں لکھا۔ حیدر آبادی کتبِ دینیات کی ترتیب و تدوین مولانا مناظر احسن گیلانی' پروفیسر عبدالباری ندوی' مولانا عبدالقدیر صدیقی' مولانا سید ہاشمی فرید آبادی جیسے بزرگوں کی زیر نگرانی ہوئی تھی۔

وہ نوٹ بھی بڑا اہم ہے جو "اساتذہ کے لیے" کے عنوان سے ان رسائل کے خاتمے پر لکھا گیا ہے۔ نیز یہ سفارش بھی کی گئی ہے کہ اساتذہ حسبِ ذیل کتابوں سے بھی استفادہ کریں: "اسلام کیا ہے؟" (محمد منظور نعمانی) "تعلیم الاسلام" (مفتی کفایت اللہ) "دین کی باتیں" (محمد عبدالحیٔ) "خطبات" (ابوالاعلیٰ مودودیؒ)۔ یہاں اگر مولانا مودودیؒ کے رسالہ دینیات کا بھی ذکر ہو جاتا تو اچھا تھا' کیونکہ وہ نصابی ضروریات کے مطابق لکھا گیا تھا۔ یہ بہرحال ایک اچھا نمونہ ہے جو حکیم محمد سعید' صاحب بیت الحکمتہ نے پیش کیا ہے۔

اسلامی نصابی کتبِ دینیات کی ان دنوں بڑی مانگ ہے۔ شائقین اس سیٹ کو بھی دیکھیں اور کم از کم مدارس کی لائبریریوں میں یہ پانچوں رسائل موجود ہونے چاہئیں۔

(ن - ص)

مولانا ابوالکلام آزاد —— آثار و افکار: مولفہ محمود واجد ہاشمی۔ ناشر: ادارۂ تحقیقات افکار و تحریکات ملی' پاکستان ملنے کا پتہ: مکتبہ رشیدیہ' مراد سٹریٹ' پاکستان چوک' کراچی ۔ دوسرا پتہ: مکتبہ شاہد' علی گڑھ کالونی' کراچی ۴۱' صفحات ۱۲۸' کتابت و طباعت متوسط۔ مجلد مع گردپوش مزین بہ تصویر مولانا آزاد۔ قیمت ۳۵ روپے۔

محمود واجد ہاشمی مشہور افسانہ نگار ہیں۔ ایم اے ہیں۔ ان کے سفرِ تعلیم و سیاحت ذوق کی بڑی لمبی کہانی ہے۔

اس کتاب میں مولانا آزاد کے متعلق ایک قابلِ توجہ انٹرویو ہے جو محمود واجد صاحب نے محمد ابراہیم زکریا (عرف مسٹر صاحب) سے لیا۔ دوسرا اہم مضمون "مولانا ابوالکلام خطوط کے آئینے میں" کے عنوان سے ہے۔ اس مضمون کی تمہید بجائے خود بہت معلوماتی اور دلچسپ ہے۔ پہلا ہی خط ایک صاحب کی طرف سے دوسری شادی کرنے کے لیے استفسار اور استشارہ پر مشتمل ہے۔ بہت اچھا جواب دیا ہے۔ اس کا ایک جملہ ہے "صداقتِ حیات بجز قربانی کے اور کچھ نہیں' اگر ہم اپنی خواہشوں کو قربان نہیں کر سکتے تو پھر نہ دنیا میں محبت ہے' نہ سچائی اور نہ انسان"۔ پھر یہ

جملہ کہ "دل سے اوپر بھی ایک طاقت ہے اس کو جگا دیجیے سونے نہ دیجیے۔ وہ دل کی لگام جس طرف چاہے گی موڑ دے گی۔" خط ۱۳ میں نصیحت کرتے ہیں کہ "بہت سے لوگ باوجود صلاحیت و قابلیت کے اپنی زندگی سے کوئی بڑا کام مدت العمر نہ لے سکے۔ صرف اس لیے کہ کوئی مستقل نظامِ عمل ان کے سامنے نہ تھا۔" یہ کل ۲۷ خط ہیں۔

تیسرا مضمون درسِ قرآنِ حکیم ۵ فروری ۱۹۲۶ء سے چل کر ۲۷ مارچ ۱۹۲۶ء پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں مولانا کے خاص اندازِ فکر کے ساتھ فہمِ قرآن اور تفہیمِ قرآن کے نمونے ملتے ہیں۔ ان چیزوں کو درج کرنا بڑا مشکل ہے۔

میں ایک بات ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ سیاسی مناقشات اور مخالفتوں کو علم و تحقیق کی سلطنت کو پارہ پارہ نہ کر دینا چاہیے۔ دنیا کا ہر آدمی' ہر ادارہ' ہر مذہب کے لوگ ہر قسم کے فلسفی اور ادیب اس قابل ہیں کہ ان کی کاوشوں سے استفادہ کیا جائے۔ اصول وہی کہ خذ ما صفا و دع ما کدر اور اس اصول کا پیمانہ بھی کتاب و سنت اور ان کے سائے میں پرورش پانے والی عقل ہے۔

(ن-ص)

تجارتی سود اور عالمی انتشار، مولف: محمد عظیم اللہ — نظام پورہ' گورکھپور' یو' پی' انڈیا۔ صفحات ۱۲۸۔ قیمت درج نہیں۔

سود نجی ہو یا تجارتی قرآن مجید کی نصِ صریح احل اللہ البیع و حرم الربوا کی رو سے بالاتفاق قطعی حرام ہے نیز ارشادات نبویؐ میں بھی اس کی ابدی حرمت بصراحت بیان ہوئی ہے اسی بنا پر امتہ مسلمہ مجموعی طور پر سود کی قطعی حرمت کی قائل ہے۔

سود کاری جس ملک یا قوم کے نظامِ معیشت میں داخل ہو جاتی ہے وہاں انسانیت کا ارتقاء رک جاتا ہے۔ البتہ فلک بوس بے فائدہ عمارتوں اور محلات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ ملک میں طبقاتی تقسیم ہو جاتی ہے' جس کے نتیجہ میں محبت و خلوص' ایثار و قربانی' ہمدردی' خیر خواہی اور غمگساری کی جگہ حرص و طمع' خود غرضی' مفاد پرستی' اقربا پروری' بخل و کنجوسی ایسی صفات لے لیتی ہیں جو لوگوں میں باہمی عداوت اور دشمنی کا موجب بنتی ہیں۔ یہی چیز تاریخ انسانی میں انسانیت اور تہذیب و اخلاق کے لیے زہرِ قاتل ثابت ہوتی ہے۔

ایسی مہلک و تباہ کن چیز کے بارے میں اس کتاب میں تجزیہ کر کے دلائل سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ سود خوری کے ناسور نے عالمی معاشروں میں تباہ کن اثرات مرتب کیے

بقیہ بر صفحہ ۴۸